

**اسلام ٓاباد میں مقامی حکومتوں کے انتخابات، غیر متناسب حلقہ بندیوں، بے ضابطگیوں کا مشاہدہ**

اسلام آباد ( یکم دسمبر 2015 ) : 30 نومبر 2015 کو وفاقی دارالحکومت اسلام آبادکے شہریوں نے ملکی تاریخ میں پہلی بار مقامی حکومتوں کے انتخابات کیلئے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا ۔ نسبتا پر امن ماحول میں منعقدہ ان انتخابات میں بھی انتخابی طریق کار کی غلطیوں اور قواعد و ضوابط کی بے ضابطگیوں کا تسلسل برقرار رہا ۔ بے ضابطگیوں کا بار بار دہرایا جانا الیکشن کمیشن کی طرف سے انتخابی قواعدو ضوابط پر عمل درآمد کے ناقص طریق کار کو واضح کرتا ہے ۔ مزید براں ملک کے دیگر اضلاع کے برعکس اسلام آباد میں الیکشن ڈے( 30 نومبر) کو عام تعطیل نہ کرنیکا فیصلہ متنازعہ قرار پایا ، جسکی وجہ سے بہت سےلوگ شائد حق رائے دہی استعمال نہ کر سکے ہوں ۔ یہ بات فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک ( فافن ) کی طرف سے منگل کو جاری ایک رپورٹ میں بتائی گئی ۔

 رپورٹ کے مطابق الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ان انتخابات میں ووٹرز کو متعلقہ پولنگ اسٹیشنز کی تلاش میں مدد دینے کیلئے اپنی ویب سائٹ پر جیوگرافیکل انفارمیشن سسٹم ( جی آئی ایس ) کو استعمال کیا ۔ الیکشن کمیشن کا یہ اقدام انتخابی شفافیت کی طرف ایک اور قدم قرار دیا جا سکتاہے ۔ اسی طرح انتخابات کی پولنگ سکیم بھی انتخابی شیڈول کے اجرا سے کافی قبل جاری کر کے ایک اور قابل ستائش اقدام کیا گیا ۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے 200 پولنگ اسٹیشنوں سے براہ راست نتائج حاصل کرنے کیلئے اینڈرائیڈ ٹیکنالوجی کا استعمال بھی انتخابی شفافیت کی طرف اہم پیشرفت کرنے پر آمادگی کا آئینہ دار ہے جسے سراہا جانا چاہئے تاہم عام انتخابات 2018 سے قبل ملک بھر میں اسی طرح کے اقدامات متعارف کرانے کیلئے مزید بہت کچھ کرنیکی ضرورت ہے ۔

فافن کی رپورٹ کے مطابق مشاہدہ کاروں نے انتخابی عمل کے دوران بہت کچھ مثبت دیکھنے کے ساتھ ساتھ زیر مشاہدہ 148 پولنگ اسٹیشنز پر بے قاعدگیوں و بے ضابطگیوں کے 743 واقعات رپورٹ کئے جو ایک با رپھر الیکشن کمیشن کو ان اختیارات کا حامل بنانے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں جو ماتحت انتخابی عملے کو کمیشن کے سامنے قابل احتساب بنانے کیلئے ضروری ہیں ۔ فافن کے مطابق زیر مشاہدہ ہر پولنگ اسٹیشن سے اوسطا پانچ شکایات رپورٹ کی گئیں اور یہ شرح پنجاب اور سندھ میں منعقدہ پہلے اور دوسرے انتخابی مراحل میں رپورٹ کی جانیوالی شکایات کے مساوی ہے ۔ فافن کے مطابق اسلام ٓاباد کے انتخابی عمل میں الیکشن کمیشن کی طرف سے نگرانی کا عمل کافی بہتر پایا گیا ۔زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے 43 فیصد پولنگ اسٹیشنز پر متعین پریذائیڈنگ آفیسرز نے بتایا کہ انتخابی عمل کے معیار کو دیکھنے کیلئے الیکشن کمیشن یا ریٹرننگ آفیسر کے کسی نمائندے نے انکے پولنگ اسٹیشن کا دورہ کیا ۔ پنجاب اور سندھ میں دوسرے انتخابی مرحلے میں یہ شرح 30 فیصد رہی تھی ۔

تسلسل کے ساتھ مشاہدے میں آنیوالی بے ضابطگیوں میں سے ایک بڑی بے ضابطگی پولنگ اسٹیشنز کی حدود سے 200 میٹر کے اندر سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی طرف سے مہم کا جاری رکھنا اور ووٹرز کو اپنی طرف مائل کرنا ہے ۔ مشاہدہ کاروں نے زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے 34 فیصد پولنگ اسٹیشنز سے 200 میٹر کے اندر کیمپس کے قیام کو رپورٹ کیا ۔ ان کیمپوں میں سے اکثر میں ووٹرز کو اپنی طرف مائل کرنے کا عمل جاری تھا ۔ اسی طرح زیر مشاہدہ 80 فیصد پولنگ اسٹیشنز پر سیاسی جماعتیں اور امیدوار ووٹرز کو فہرست رائے دہندگان میں موجود ووٹر کا نمبر شمار پرچیوں پر لکھ کر فراہم کرتے پائے گئے ۔

ووٹ کی راز داری کا برقرار رہنا آئینی تقاضا ہے تاہم زیر مشاہدہ پولنگ اسٹیشنز میں سے 12 فیصد پولنگ اسٹیشنز پر اس تقاضے کی خلاف ورزی مشاہدہ کی گئی ۔ان پولنگ اسٹیشنز پر غیر مجاز افراد کو ووٹرز کیساتھ سیکریسی سکرین کے پیچھے جاتے دیکھا گیا ۔

زیرِ مشاہدہ23 فیصد پولنگ سٹیشنز پر پریزائیڈنگ افسران کا کہنا تھا کہ ان کے پاس پولنگ سکیم موجود نہیں ہے یا انہیں نے یہ سکیم مشاہدہ کار کو نہیں دکھائی جبکہ 13 فیصد سے زائد پولنگ سٹیشنوں پر ایک یا  زائد ووٹروں کو اس بنا پر واپس بھیجا گیا کہ ان کا نام انتخابی فہرست میں شامل نہیں ہے۔

اسی طرح6 فیصد پولنگ سٹیشنوں سے ایسی اطلاعات موصول ہوئیں کہ وہاں پولنگ ایجنٹ یا انتخابی عملہ بیلٹ پیپر پر خود مہریں لگا رہا تھا۔زیرِ مشاہدہ 5 فیصد سے زائد پولنگ سٹیشنوں پر غیر متعلقہ افراد کی موجودگی بھی پائی گئی۔ ان غیر متعلقہ افراد میں سرکاری اہلکار، امیدواروں کا حفاظتی عملہ، مقامی با اثر افراد اور سیاسی راہنما شامل ہیں۔

البتہ انتخابی عمل سے متعلق کئی معاملات میں بہتری بھی دیکھنے میں آئی۔ تقریباً 99 فیصد پریزائیڈنگ افسران کا کہنا تھا کہ انہوں نے الیکشن کمیشن کی جانب سے منعقدہ تربیت میں شرکت کی ہے جبکہ93 فیصد افسران نے کمیشن کے مہیّا کردہ نشان بھی لگا رکھے تھے۔ وفاقی دارالحکومت میں مقامی حکومتوں کےانتخابات کے لیے دی گئی تربیت سندھ اور پنجاب کے دوسرے مرحلے کے بلدیاتی انتخابات کی نسبت زیادہ مفید رہی ، تاہم کچھ پریزائیڈنگ افسران نے صرف ایک دن کی تربیت کو ناکافی بھی قرار دیا۔زیرِ مشاہدہ رہنے والے زیادہ تر پولنگ سٹیشنوں پر انتخابی عملہ کاونٹر فائل میں متعلقہ معلومات کا اندراج کر رہا تھا ۔ مزیدبرآں ، اسسٹنٹ پریزائیڈنگ افسران بھی بیلٹ پیپر کی پشت پر مہر اور دستخط کرتے دکھائی دیے۔

سرائے خربوزہ اور ہمک نامی دو پولنگ سٹیشنوں کے باہر موجود سیاسی کارکنان نے فافن کو یہ اطلاعات بھی پہنچائیں کہ وہاں مقامی سطح پر کیے کسی معاہدے کے تحت خواتین کے ووٹ ڈالنے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ تاہم فافن ان اطلاعات کی تصدیق  اور مزید معلومات کے لیے ان علاقوں کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔زیادہ تر زنانہ پولنگ سٹیشن پر خواتین عملہ ہی تعیّنات پایا گیا۔ تاہم 6 فیصد ایسے پولنگ سٹیشن بھی مشاہدے میں آئے جہاں غیر متعلقہ مرد حضرات زنانہ پولنگ بوتھ کی حدود میں گھسے نظر آئے۔

الیکشن ڈے کے مشاہدے کی بنیاد پر مرتب فافن کی اس ابتدائی رپورٹ میں انتخابی عمل میں پائی جانیوالی بے قاعدگیوں کی نشاندہی کا مقصد سندھ اور پنجاب میں 5 دسمبر 2015 کومنعقد ہونیوالے تیسرے مرحلے کے انتخابی عمل کے معیار کو بہتر بنانے کی ایک کوشش ہے ۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات کے معیار سے متعلق تفصیلی رپورٹ پنجاب اور سندھ میں انتخابی عمل کے تیسرے مرحلے کی تکمیل پر جاری کی جائیگی ۔ زیر نظر ابتدائی رپورٹ کے اخذ کردہ نتائج ابتدائی اور محدود نوعیت کے ہیں انکا عمومی اطلاق کسی طور پر درست نہ ہوگا ۔